احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 21/اکتوبر 2008ء 21 شوال 1429 ہجری 21/اخاء 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 240

تیمم کا طریق

حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے تیمم کا طریق بتاتے ہوئے دونوں ہاتھ زمین پر مارے۔ پھر ان میں پھونکا اور اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔

(صحیح بخاری کتاب التیمم باب المتیمم ھل ینفخ فیھما حدیث نمبر:326)

لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی بیت خدیجہ برلن جرمنی کا افتتاح

اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے خدا کے گھروں کو آباد کرتے ہیں

تمام قسم کی اخلاقی کمزوریاں ہم سے دور ہوں گی تو ہم بیوت الذکر کا حق ادا کرنے والے اور حقیقی مومن کہلانے والے ہوں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اکتوبر 2008ء بمقام بیت خدیجہ برلن جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/اکتوبر 2008ء کو بیت خدیجہ برلن جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ التوبہ کی آیات نمبر 18 اور 71 کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ پر اپنے فضل کی بارش کا ایک اور قطرہ آج اس بیت الذکر کی صورت میں ہم پر گرایا ہے۔ ملک کے مشرقی حصے میں یہ ہماری پہلی بیت الذکر ہے۔ جرمنی اور خاص طور پر اس برلن شہر میں جماعت احمدیہ کے ذریعے دین کا حقیقی پیغام پہنچنے کی تاریخ 86 سال پرانی ہے۔ حضور انور نے خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت میں 1922ء میں یہاں مشن ہاؤس کے قیام، یہاں متعین کئے گئے ابتدائی مربیان محترم مبارک علی صاحب اور محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی کاوشوں اور یہاں پر بیت الذکر کے سنگ بنیاد کے کچھ احوال بیان کر کے قادیان اور ہندوستان کی خواتین کی برلن شہر میں بیت الذکر کیلئے دی گئی مالی قربانیوں کا بطور خاص تذکرہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس بیت الذکر خدیجہ کی تعمیر پر کل 17 لاکھ یورو خرچ ہوئے جس میں بڑا حصہ یہاں جرمنی کی لجنہ اماء اللہ اور کچھ حصہ یو۔کے کی لجنہ کا ہے۔ پس آج یہ قربانی کرنے والیاں جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ یہ بیت الذکر تعمیر کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والیوں کو بے انتہا جزا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو آیات میں نے آغاز میں تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پھر دوسری آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے روکتے ہیں، نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ پس اس بیت الذکر کی تعمیر کے بعد مرد بھی اور عورتیں بھی اس انتہائی اہم کام کی طرف متوجہ ہو جائیں کہ اپنا بھی تعلق بیت الذکر کے ساتھ جوڑیں اور اپنی اولادوں کا بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کی یہی نشانی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ اعمال فاسقانہ یا غفلت اور کسل سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ پس ایک احمدی کو ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کیلئے ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی اس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے اور آپس میں ایسے رشتے قائم کرنے والے ہوتے ہیں جن کی بنیاد تقدس پر ہو اور ایک دوسرے کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک مومن میں جن اخلاق کا پایا جانا ضروری ہے اس میں آپس کے تعلقات میں محبت و پیار اور بھائی چارے کو بڑھانا، ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی بھی کرنے کی کوشش کرنا، ہر قسم کی برائی سے بچنا، رشتوں کے حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنا، غریبوں کی مدد کرنا اور امانتوں کے حق ادا کرنا شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بدظنیوں کے خلاف جہاد کی صورت ہر ایک میں نظر آنی چاہئے سچائی کے وہ معیار حاصل کریں کہ سچائی ہر جگہ اور ہر موقع پر ہمارا طرۂ امتیاز ہو جائے۔ عفو و درگزر ہمارا شیوہ بن جانا چاہئے۔ عدل وانصاف کے اعلیٰ معیار قائم کریں اور اپنے وعدوں کی پابندی ہمارا وہ خاصہ ہو جو ہماری پہچان بن جائے۔ اپنے اور ایک دوسرے کے تقدس، عصمت اور عزت کی حفاظت ہمارے ہر وقت پیش نظر رہے۔ مرد و عورت میں غضِ بصر کی عادت ہو اور یہ چیزیں ہر احمدی اپنے کردار کا حصہ بنا لیں۔ احمدی عورتیں اپنے لباس، پردے اور حجاب میں پوری پابندی کرنے والی ہوں پس تمام قسم کی اخلاقی کمزوریاں ہم سے دور ہوں گی تو ہم بیوت الذکر کا حق ادا کرنے والے اور عملی طور پر مومن کہلانے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ جو مومن بندے آیات میں مذکور باتوں کے پابند ہیں وہ خدا تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے رحم میں سے حصہ لیتا چلا جائے، بیت الذکر کا حق ادا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے کے ذریعہ تربیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

”ایم ٹی اے کے ذریعے خدا تعالیٰ کے فضل سے جو دعوت الی اللہ کا کام ہے اس کو ایک طرف بھی رکھ دیں تو تربیت کے کاموں میں غیر معمولی سہولت حاصل ہوئی ہے۔ ناممکن تھا کہ ہر گھر میں کوئی مطمئن کرنے والا مربی پہنچ سکتا۔ پہنچتا بھی تو اس کے لئے مشکل تھا اور عملاً اگر آپ مربی کا نوجوانوں سے رابطہ دیکھیں جس کا میں نے تفصیلی جائزہ لیا ہے تو گنتی کے چند نوجوان ہیں جن تک مربی کی رسائی ہوا کرتی ہے۔ وہ اپنے آزاد دائروں میں گھومتے پھرتے ہیں اور عام طور پر مربی ان کے پاس نہیں پہنچتا وہ مربی کے قریب نہیں پھٹکتے۔ لیکن جب گھروں میں ٹیلی ویژن پہنچ جائے اور ایک ایسی اس میں قوت پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے نوجوان بھی کبھی نہ کبھی اس کو دیکھنے پر مجبور ہو جائیں اور یہ قوت پیدا ہوئی ہے بچوں کی وجہ سے۔ بچے تو ایم ٹی اے کے عاشق ہو رہے ہیں“۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 20 دسمبر 1996ء)

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

یتیم کی پرورش کا اجر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء فرماتے ہیں۔

۞ اس حدیث کو یاد رکھو کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں ساتھ ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے۔ لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں۔ (الفضل 19 نومبر 2004ء)

خطبہ جمعہ

ہر قربانی جو کسی بھی احمدی کی ہوئی ہے، پھول پھل لاتی رہی ہے اور اب بھی پھول پھل لائے گی

جماعت اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ اور خداتعالیٰ کے ساتھ وفا کا یہی تعلق تمہیں بھی زندگی دے گا

ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے

(ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب اور سیٹھ محمد یوسف صاحب کی قربانی پر ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12/ستمبر 2008ء بمطابق 12/تبوک 1387 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 154 تا 157 تلاوت کیں اور فرمایا۔ ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں اُن کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

ان آیات کی تلاوت سے اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ آج جو مضمون مَیں بیان کرنے لگا ہوں وہ گزشتہ دنوں ہمارے بھائیوں اور بزرگوں کی جو............ ہوئی ہیں ان کے حوالے سے ہے۔ ان آیات میں صبر، دُعا، شہداء کا مقام، ابتلاؤں کی وجہ، اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی طرف توجہ اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام پانے والوں کا ذکر ہے۔ اور یہ باتیں ہی ہیں جو ایک مومن کے حقیقی مومن ہونے کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ان آیات میں سے جو پہلی آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان لانے والوں کی نشانی یہ ہے کہ مشکلات کے وقت وہ گھبراتے نہیں۔ بلکہ ہر مشکل ان کی توجہ خداتعالیٰ کی طرف پھیرتی ہے اور خداتعالیٰ ہی کی طرف ایک مومن کی توجہ پھرنی چاہئے اور کسی تکلیف پر ایک مومن کا فوری ردّعمل یہ ہونا چاہئے کہ وہ اسْتَعِيْنُوا (۔) کا مظاہرہ کرے۔ یعنی صبر اور دُعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگے۔ پس مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے ہوشیار کیا ہے کہ تمہیں مشکلات آئیں گی، تکلیفیں پہنچیں گی لیکن ایسی صورت میں تمہارے ایمان کی پختگی کا حال یہی ہے کہ ایک تو صبر سے ان کو برداشت کرنا ہے، کسی بے چینی اور گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کا شکوہ نہیں کرنا۔ دوسرے ان کے دُور کرنے کے لئے انسانوں کے آگے نہیں جھکنا بلکہ صرف اور صرف خداتعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ اُسی سے دعا مانگنی ہے۔ اپنے ایمان میں استقامت اور ثبات قدم کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کام پر استقلال سے قائم رہنا ہے جو خداتعالیٰ نے مومنوں کے سپرد کیا ہے اور وہ کام ہے خداتعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا۔ وہ کام ہے............ وہ کام ہے دنیا کو زمانے کے امام کی جماعت میں شامل کر کے حقیقی (۔) سے روشناس کرانا۔ اس کے لئے ہو سکتا ہے کہ تمہیں جان اور مال کے قربان کرنے کے امتحانوں سے گزرنا پڑے اور روحانی اذیتوں کا بھی سامنا کرنا پڑے۔............ علاوہ دوسری اذیتوں کے جو جسمانی اور مالی اذیتیں ہیں، یہ روحانی اذیتیں بھی ہیں تو ان سب اذیتوں سے اس کام کے لئے گزرنا پڑے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلانے اور ذہنی طور پر مومن کو ان تکلیفوں اور اذیتوں کے لئے تیار کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم صبر، حوصلے اور دعاؤں کے ساتھ ان امتحانوں سے گزرنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا، تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ وہ ایسے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور انجام کار فتح ان صبر کرنے والوں کی ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جان کی قربانی کرنے والوں کے مقام کے بارے میں فرماتا ہے کہ دین کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کا خداتعالیٰ کے نزدیک ایک بہت بڑا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن تو تمہیں اس لئے قتل کرتا ہے کہ زندگی کا خاتمہ کر کے تمہاری جان لے کر عددی لحاظ سے بھی تمہیں کم اور کمزور کر دے۔ لیکن یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو ایک شخص یا چند اشخاص کا قتل جو خدا کے دین کے لئے ہو، جماعتوں کو مُردہ نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جو دونوں جہاں کا مالک ہے اگر ایک انسان یہاں مرتا ہے تو دوسرے جہان میں جب زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے۔ تو اللہ فرماتا ہے کہ ایک قتل سے جماعتیں مردہ نہیں ہو جایا کرتیں۔ بلکہ ایک شخص کی موت کئی اور مومنوں کی زندگی کے سامان کر جاتی ہے۔ ایک...... مومنوں کو خوفزدہ نہیں کرتی بلکہ ان میں وہ جوش ایمانی بھر دیتی ہے کہ ایمانی لحاظ سے کئی کمزوروں کو سستیوں سے نکال کر باہر لے آتی ہے۔ ایمان میں وہ زندگی کی حرارت پیدا کر دیتی ہے کہ خوفزدہ ہونے کی بجائے کئی اور سینہ تان کر دشمن کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ اے نادانو! تم سمجھتے ہو کہ ایک شخص کو مار کر تم نے ہمیں کمزور کر دیا ہے؟ تو سنو اس ایک شخص کی موت نے ہم میں وہ روح پھونک دی ہے جس نے ہمیں وہ زندگی عطا کی ہے، ہمیں اپنی قربانیوں کے قائم کرنے کا وہ فہم عطا کیا ہے جس سے ہم ایک نئے جوش اور جذبے سے دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

گزشتہ دنوں جب ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو............ کیا گیا تو مَیں نے یہ نظارہ بھی دیکھا۔ زبانی بھی اور تحریری طور پر بھی میرے سامنے یہ اظہار کیا گیا کہ اگر فلاں جگہ جہاں ہم رہتے ہیں خون کی ضرورت ہے یا کسی بھی خطرناک جگہ پر جہاں کسی احمدی کے خون کی قربانی کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں موقع دے کہ ہم اپنا خون پیش کریں۔ پس یہ قربانی کا جذبہ اس لئے ابھر کر سامنے آیا ہے کہ دشمن کو بتائیں کہ اللہ کے آگے جھکنے والوں اور ہر حال میں اس کی رضا پر راضی رہنے والوں کو موتوں کا خوف متاثر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسے مرنے والوں کے لئے تو خداتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ مردہ نہیں بلکہ دائمی زندگی پانے والے ہیں۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

پس ایک تو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والا اپنے پیچھے رہنے والوں کے لئے، مومنوں کے لئے، ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بن کر ان کو زندہ کر دیتا ہے۔ جو اُس کے درجات میں بلندی کی بھی دعا کرتے ہیں اور جو دائمی زندگی ہے اس میں اُس کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور یہی ایک مومن کی زندگی کا مقصد ہے کہ اس دنیا میں وہ کام کرے جس سے اخروی زندگی میں فیض پائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا واضح طور پر یہ اعلان بھی ہے کہ اللہ کی راہ میں مرنے والا مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے کیونکہ وہ فوری طور پر وہ مقام پا لیتا ہے جس سے اسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ ہر انسان نے ایک نہ ایک دن مرنا ہے لیکن وہ درجہ جو اعلیٰ حیات کا درجہ ہے، ایک دم میں ہی ہر ایک کو نہیں مل جائے گا۔ ہر شخص جو مرنے والا ہے ایک درمیانی حالت میں اس کو رہنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہید کے بارے میں فرمایا کہ اسے فوری طور پر اعلیٰ حیات مل جاتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کی چھ خصوصیات ہیں۔

- نمبر ایک یہ کہ اسے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے وقت ہی بخش دیا جائے گا۔
- دوسرے وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے گا۔
- تیسرے اسے قبر کے عذاب سے پناہ دی جائے گی۔
- چوتھے وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔
- پانچویں اس کے سر پر ایسا وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔
- نمبر چھ، اور اسے اپنے 70 اقارب کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی۔ کتاب فضائل الجہاد۔ باب فی ثواب الشہید)

پس یہ شہید کا مقام ہے۔ اَحْیَاءٌ جو حَیٌّ کی جمع ہے اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جس کی زندگی کا عمل ضائع نہیں جاتا۔ پس شہید کا قتل اس اعلیٰ حیات کو فوری پا لیتا ہے جیسا کہ حدیث سے بھی ظاہر ہے۔ جس کے پانے کے لئے ہر مرنے والا ایک درمیانی عرصے سے گزرتے ہوئے پہنچتا ہے اور وہ عرصہ ہر ایک کی روحانی حالت کے لحاظ سے ہے۔ کوئی اسے جلد حاصل کر لیتا ہے اور کوئی دیر سے حاصل کرتا ہے۔ اَحْیَاءٌ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جس کا بدلہ لیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ دشمن کو فرماتا ہے کہ تم نے ایک زندگی ختم کر کے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے بڑا ثواب کما لیا اور ہم نے جماعت کو کمزور کر دیا لیکن یاد رکھو کہ مرنے والے نے .... کا رتبہ حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب تو پا ہی لیا ہے لیکن اس کی .... بغیر بدلے کے نہیں جائے گی۔ ....

آج بھی ہر .... کے خون کے ایک ایک قطرے کا خدا تعالیٰ خود انتقام لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ یہ دنیا والے ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (۔) (النساء:94) اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہو گی وہ اس میں دیر تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا اور اسے اپنے سے دور کر دے گا اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر دے گا۔

اور مومن کی تعریف آنحضرت ﷺ نے ایک جگہ بیان فرما دی۔ ایک روایت میں آتا ہے، اسامہؓ بن زید اور ایک انصاری نے ایک موقع پر ایک کافر کا تعاقب کیا جب اس کو پکڑ کر مغلوب کر لیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ اسامہؓ کہتے ہیں کہ میرے انصاری دوست نے تو اس کو کچھ نہیں کہا وہ اس پر ہاتھ اٹھانے سے رک گیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا۔ واپسی پر جب آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ! کلمہ توحید پڑھ لینے کے بعد بھی تو نے اسے قتل کر دیا۔ کیا تو نے اس کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا۔ اور بار بار آپؐ نے یہ الفاظ دوہرائے۔ اس پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تُو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا تلوار کے خوف سے کہا ہے۔ اس پر مَیں نے خواہش کی کہ آج سے پہلے مَیں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب تحریم قتل الکافر بعد ان قال لا الٰہ الا اللہ)

پھر ایک روایت میں ابی مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے۔ تو اس کے جان و مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ باقی اس کا حساب اللہ کے ذمّہ ہے۔

(مسلم۔ کتاب الایمان)

حضرت مسیح موعود .... فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی کس قدر شان بزرگ ہے اور اس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ پر روشن تاثیریں ہیں جس کا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے، کسی کو عارف کے درجہ تک پہنچاتا ہے، کسی کو آیت اللہ اور حجۃ اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے اور محامد الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 170-271۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 1۔ مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے ہمارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمتیں اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو‘‘۔

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308 مطبوعہ لندن)

.... اس زمانے کے امام نے ہمیں تعلیم دی ہے اور ہم سے توقع رکھی ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ خوف اور بھوک اور جان و مال کے نقصان سے تمہیں آزمایا جائے گا اور جب تم اس آزمائش سے سرخرو ہو کر نکلو گے تو تمہیں مبارک ہو کہ تم بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ کے گروہ میں داخل ہو گئے ہو۔ ان صبر کرنے والوں میں شامل ہو گئے جن کو اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی بشارتیں ہمارے ساتھ ہیں تو ہمیں دنیاوی نقصانات یا جانی نقصانات کیا دکھ پہنچا سکتے ہیں۔ یہ تکلیفیں جہاں ہماری روحانی ترقی کا باعث ہیں وہاں جماعتی ترقی کا بھی باعث ہیں۔ پس ہم احمدیوں کو بھی ان مصائب اور تکلیفوں سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہو اور جب بھی مشکلات اور مصائب آئیں تو تمہارے منہ سے انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف یہ الفاظ نکلیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ .... کہ ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اور جب ہم یہ کہیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے والے ہوں گے۔ ہمیشہ ہدایت پر قائم رہیں گے۔ ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے رہیں گے اور آخری فتوحات کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت دکھاتے ہیں‘‘۔ ....

اللہ تعالیٰ مومنوں کی تسلی کے لئے فرماتا ہے اور وہ مختلف وقتوں میں نظارے دکھاتا رہتا ہے۔ ایک ہی بات کئی کئی دفعہ دکھاتا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی دکھاتا رہے گا۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ اپنے ان بھائیوں کی خوبیوں کو بھی مرنے نہ دیں جنہوں نے جماعت سے وفا کے اعلیٰ نمونے دکھاتے ہوئے اپنی جانیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیں۔

ان .... کا اب میں مختصر ذکر بھی کروں گا۔ پہلے ....، ہمارے بہت ہی پیارے بھائی ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی ہیں۔ ان کی .... 27 مئی کے بعد پہلی .... ہے۔ یعنی اس عظیم .... نے بھی اپنی جان خدا تعالیٰ کی راہ میں دے کر یہ ثابت کر دیا کہ خلافت احمدیہ کی دوسری

صدی میں بھی ہمارے ایمانوں میں وہی پختگی ہے۔ جماعت کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے لئے ہم اسی طرح تیار ہیں جس طرح گزشتہ 100 سال یا اس سے زائد عرصے میں جماعت قربانیاں دیتی چلی آئی ہے۔

یہ…………جن کی عمر صرف 46 سال تھی۔ اپنی جوانی کی…………سے یقیناً نوجوانوں میں بھی ایک روح پھونک گئے ہیں اور یہ سبق نوجوانوں کے لئے بھی اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ دیکھنا جان جائے تو چلی جائے لیکن حضرت مسیح موعود سے بیعت پر حرف نہ آنے دینا۔ خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب بڑی پیاری طبیعت کے مالک تھے۔ اخلاص و وفا میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ میرا ذاتی طور پر پہلے بھی ان سے تعلق تھا۔ سندھ کے سفروں میں اور پھر ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے بھی پرانا تعلق تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اس خاندان سے ہی ہمارا پرانا تعلق تھا۔ ان کے والد صاحب بھی جب ربوہ آتے تھے تو ہمارے والد صاحب کے پاس ضرور آتے اور ہمارے گھر میں پھر لمبی مجلسیں لگا کرتی تھیں، خاص طور پر شوریٰ کے بعد، جہاں جماعتی معاملات بڑی دیر تک ڈسکس (Discuss) ہوتے رہتے تھے۔ ان کے والد کا نام ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی تھا۔ ان کا بھی جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت سے گہرا تعلق تھا۔ خلافت سے وفا کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے والد صاحب کی ایک جھلک مَیں بتا دیتا ہوں۔ وہ بھی تقریباً 40 سال تک امیر ضلع میر پور خاص اور ڈویژنل امیر حیدر آباد رہے۔ جب پاکستان بنا ہے تو اس کے بعد ہجرت کر کے جب عبدالرحمٰن صدیقی صاحب پاکستان آئے تو حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے مستقبل کے بارہ میں رہنمائی کی درخواست کی۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ آپ میر پور خاص سندھ چلے جائیں اور وہیں سیٹ ہو جائیں وہاں ہماری سٹیٹس بھی ہیں، ان کو آپ کی مدد حاصل رہے گی اور آپ کو ان کا تعاون حاصل رہے گا۔ چنانچہ وہ بغیر کسی چوں چرا کے وہاں چلے گئے، جا کر آباد ہو گئے اور بڑے اخلاص سے جماعت کی وہاں خدمت کرتے رہے۔

یہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب جو…………ہوئے ہیں یہ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب کی اکلوتی اولاد تھے اور شادی کے گیارہ سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ سندھ میڈیکل کالج سے انہوں نے ایم بی بی ایس کیا۔ پھر 1988ء میں امریکہ چلے گئے۔ وہاں سے الٹرا ساؤنڈ کی ٹریننگ لی۔ پھر انٹرنل میڈیسن میں فلاڈیلفیا کی یونیورسٹی سے پوسٹ گریجوایشن کیا اور امریکن بورڈ آف انٹرنل میڈیسن کا سرٹیفیکیٹ حاصل کیا۔ پھر تعلیم حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر منان صدیقی صاحب نے وہاں ہی ملازمت کا پروگرام بنایا۔ لیکن آپ کے والد کو جب پتہ لگا کہ میرے بیٹے نے وہیں رہنے کا پروگرام بنایا ہے تو انہوں نے انہیں لکھا کہ آپ کو اس علاقے کی خدمت کے لئے میڈیکل کی مَیں نے تعلیم دلوائی ہے جہاں حضرت مصلح موعود نے مجھے فرمایا تھا کہ بیٹھ جاؤ اور لوگوں کی خدمت کرو۔ ان غریب لوگوں کی خدمت کے لئے میں نے تمہیں میڈیکل کروایا ہے اور امریکہ بھیج کے بھی پڑھایا ہے اور تم نے بھی یہاں ہی خدمت کرنی ہے اور یہی میری خواہش ہے تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے تو اپنے والد صاحب کی خواہش کو انہوں نے پورا کیا اور امریکہ سے فوراً چھوڑ کر میر پور خاص تشریف لے آئے اور یہاں خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔

ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کے نانا ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے۔ ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کی والدہ بھی حیات ہیں۔ ان کا نام سلیمہ بیگم ہے۔ نیک، تہجد گزار، دعائیں کرنے والی، بڑی شفیق، مہربان، غریبوں کا خیال رکھنے والی خاتون ہیں۔ 37 سال انہوں نے بھی صدر لجنہ میر پور خاص کے طور پر خدمات انجام دیں اور لجنہ کی تربیت میں ان کا بھی کردار ہے۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود بڑے حوصلے سے انہوں نے اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سنی اور اسے رخصت کیا۔ یہ اس بوڑھی والدہ کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بعد میں بھی برداشت حوصلہ اور صبر دے۔

ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کو مختلف شعبہ جات میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ 95ء سے وفات تک 13 سال آپ نے بطور امیر میر پور خاص کے فرائض سر انجام دیئے۔ اس کے علاوہ اس سے پہلے بھی سیکرٹری امور عامہ جماعت میر پور خاص رہے۔ قائد علاقہ خدام الاحمدیہ رہے۔ نگران صوبہ سندھ مجلس خدام الاحمدیہ تھے اور 1998ء میں ان کے والد کی وفات ہوئی تو انہوں نے ہسپتال بھی سنبھالا۔ چھوٹا کلینک تھا اس کو مکمل ہسپتال بنا دیا جس میں ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تھرپارکر کے علاقے نگر پارکر میں جو بہت دور دراز ہندوؤں کا اور غریبوں کا علاقہ ہے ہر ماہ ذاتی طور پر میڈیکل کیمپ لگاتے اور مریضوں اور ناداروں اور ضرورت مندوں کو طبّی امداد پہنچانے کے لئے خود تشریف لے جاتے تھے۔ ہزاروں مریض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ہاتھ سے شفایاب ہوئے۔ ان کی شہادت پر غریب امیر سب رو رہے تھے۔ بہت دور دور سے ان کو دیکھنے کے لئے لوگ آئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے اس غلام کو دستِ مسیحائی اور شفا عطا فرمائی ہوئی تھی جس سے وہ غریبوں کی خدمت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شفا کا ذریعہ بنایا تھا۔ میر پور خاص کے علاوہ بھی پورے صوبہ سندھ میں ان کی شہرت اور نیک نامی تھی۔ جوانی میں ہی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا نیک نام حاصل کر لیا تھا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں یکساں مقبول تھے۔ بڑے ہر دلعزیز تھے۔ دعوت الی اللہ اور (۔) کا بڑا شوق تھا اور مختلف وفود کو مرکز میں بھی لے کر آتے تھے اور اپنی نگرانی میں بھجواتے بھی رہتے تھے۔ گزشتہ پانچ سال میں مَیں نے دیکھا کہ ہر دفعہ جب بھی کوئی دعوت الی اللہ کا پروگرام ہوتا، جانے سے پہلے دعا کے لئے لکھتے تھے کہ کامیابی ہو اور اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرماتا تھا۔ اِن کی دشمنی کی ایک بڑی وجہ یہ دعوت الی اللہ بھی تھی کیونکہ سندھ کے وڈیروں، زمینداروں کو، غریبوں کو بے دھڑک (۔) کرتے تھے۔ الغرض ہر جگہ (۔) کا ماحول پیدا کر دیا کرتے تھے۔ تو دشمن نے تو اپنی طرف سے ان کو…………کر کے (۔) کے ایک وسیلے کو ختم کرنا چاہا ہے۔ لیکن نادان یہ نہیں جانتے کہ ڈاکٹر عبدالمنان اللہ کی راہ میں قربان ہو کر اپنے جیسے کئی اور منان پیدا کر جائے گا انشاء اللہ۔ ڈاکٹر صاحب کی شادی اپنی ماموں زاد امۃ الشافی صاحبہ سے ہوئی جو امریکن نیشنل ہیں۔ ان کے دو بچے ہیں، بڑی بیٹی 18 سال کی ہے اس نے ایف ایس سی کی ہے اور ایک بیٹا 13 سال کا ہے۔ ان کی اہلیہ بھی میر پور خاص کی صدر ہیں۔ وقف جدید کا جو ہسپتال نگر پارکر کے علاقہ مٹھی میں ہے اس میں بھی آپ کی بڑی نمایاں خدمات ہیں اور فری میڈیکل کیمپس لگاتے رہے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کے لئے قائم کی گئی النور سوسائٹی کے بھی آپ صدر تھے۔ صدر انجمن کی منصوبہ بندی کمیٹی کے ممبر اور مجلس تحریک جدید کے رکن کا بھی اعزاز حاصل تھا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا میرا ان سے ایک پرانا تعلق تھا اور ان کے والد کا بھی ہمارے والد سے تعلق تھا اور ان کے نانا حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے معالج تھے ان سے بھی ہمارا تعلق تھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قصر خلافت میں رہتے تھے۔ ان کے پاس آنا جانا تھا۔ تو اس سارے خاندان سے ایک خاندانی تعلق تھا۔

ڈاکٹر منان صاحب ان انسانوں میں سے تھے جن کے چہرے پر کبھی گھبراہٹ کے آثار نہیں آتے تھے، جیسے مرضی حالات ہو جائیں۔ ضلع میر پور خاص گزشتہ کئی سال سے مولویوں کا ٹارگٹ رہا ہے بلکہ پورا سندھ ہی رہا ہے لیکن زیادہ تر اس علاقے میں۔ تو بڑے عمدہ طریق پر انہوں نے جماعت کو، اپنے ضلع کی جماعت کو سنبھالا۔ بلکہ ساتھ کے ضلعوں کی بھی اپنے تعلقات کو استعمال میں لا کر مدد کرتے تھے۔ لیکن کبھی انہوں نے اپنے تعلقات کو اپنی ذات کے لئے استعمال نہیں کیا۔ استعمال کرتے تو جماعت کے مفاد کے لئے ہی استعمال کرتے تھے۔ پھر دن ہو یا رات جب کسی نے مدد کے لئے پکارا مسکراتے ہوئے اس کی مدد کی۔ ہمیشہ مجھے ان کی یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ ان کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ یہ صرف مَیں نے ہی نہیں کہا بلکہ ہر غریب اور امیر نے اس کا اظہار کیا ہے۔ عاجزی انتہا کی حد تک تھی۔ کوئی زعم نہیں تھا کہ مَیں امریکہ سے پڑھا ہوا ہوں، ہسپتال کا مالک ہوں، ضلع کا امیر ہوں، مرکزی کمیٹیوں کا ممبر ہوں، تو کسی بھی قسم کا فخر نہیں تھا۔ عموماً

امراء دعوت الی اللہ اور میڈیکل کیمپس میں خود نہیں جاتے لیکن ڈاکٹر صاحب مرحوم جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ہر موقع پر اگر کوئی اور جماعتی مصروفیت نہیں ہوتی تھی تو خود جایا کرتے تھے۔ کسی نے میرے پاس ان کے بارے میں بڑا اچھا تبصرہ کیا ہے جو سندھ سے آئے ہوئے ایک احمدی تھے کہ وہ سندھ میں داعیین الی اللہ کے امیر تھے۔ غریبوں کی مدد اس حد تک کرتے تھے کہ نہ صرف ان کا مفت علاج کرتے تھے بلکہ اپنے پاس سے بھی کچھ دے دیا کرتے تھے۔ ان کی وفات پر جہاں امراء، وڈیرے اور زمیندار افسوس کے لئے آئے وہاں غریب عورتیں، مرد بھی عجیب جذباتی کیفیت میں ڈاکٹر صاحب کا ذکر کرتے رہے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق بے انتہا تھا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ سرتاپا خلافت کے جاں نثار اور فدائی تھے اور میرے بہترین ساتھیوں میں سے تھے۔ ان پر مجھے اتنا اعتماد تھا کہ مَیں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان کو کوئی کام کہوں، کوئی رپورٹ کے لئے بھیجوں اور اس میں کسی بھی طرح کی بے انصافی ہوگی یا تقویٰ کے بغیر کوئی بات کر جائیں گے۔ انتہائی متقی انسان تھے۔ باوجود اس کے کہ انہیں بڑے عرصہ سے دھمکیاں مل رہی تھیں، بغیر کسی خوف کے اپنے کام میں مگن رہے۔ اگر کسی نے توجہ دلائی بھی، ان کو چند دن پہلے ہی کسی عزیز نے توجہ دلائی تھی کہ خیال کیا کریں تو ہنس کر ٹال دیا کہ دیکھا جائے گا جو ہونا ہو وہ ہو جائے گا۔

جماعت کے ایک بہترین کارکن تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے، .... ہو کر وہ درجہ تو پا گئے ہیں اب ان کے درجات اللہ تعالیٰ بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے، انہوں نے بھی بڑے حوصلے سے اپنے خاوند کی شہادت کی خبر کو سنا اور بہترین صبر کا نمونہ دکھایا۔ اپنی ساس جو اُن کی پھوپھی بھی ہیں انہیں بھی سنبھالا اور اپنے بچوں کو بھی سنبھالا۔ امریکہ میں پلنے بڑھنے کے باوجود اپنے خاوند کے ساتھ کامل وفا سے ساتھ دیا اور جماعتی کاموں میں کبھی روک نہیں بنتی رہیں، بلکہ خدمت کرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی لمبی زندگی کے ساتھ بچوں کی خوشیاں دکھائے۔

ڈاکٹر صاحب کی وفات پر مختلف غیر از جماعت لوگوں نے بھی اظہار خیال کیا۔ ان کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

پہلے تو ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین صاحب کا ایک بیان جو یہیں لندن میں ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طبّ کے مقدس پیشے سے وابستہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا قتل میر پور خاص کے شہریوں کا بہت بڑا نقصان ہے۔ انہوں نے کہا کہ سفاک قاتلوں نے ہزاروں مریضوں کو بلا امتیاز رنگ و نسل، زبان، مذہب اور عقیدہ علاج معالجے کی سہولیات فراہم کرنے والے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو قتل کر کے ثابت کر دیا کہ یہ عناصر مسلمان تو کجا انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے وحشیانہ قتل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قتل کی واردات سندھ میں مذہبی انتہا پسندی اور طالبانائزیشن کی سازشوں کا تسلسل ہے۔ جو عناصر مذہب، عقیدہ اور فقہ سے اختلاف کی بنا پر بے گناہ شہریوں کو قتل کر رہے ہیں وہ انسانیت کے کھلے دشمن ہیں۔

پھر پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن میر پور خاص کے صدر نے بیان دیا کہ ڈاکٹر منان کا قتل انسانیت کا قتل ہے۔ ....

خدا تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ایسے شخص کا قتل جس نے نہ تو قتل کیا ہو اور نہ ملک میں فساد پھیلایا ہو، اس کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کا وجود ایسا ہی وجود تھا۔ جو ہر لمحہ انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوتا تھا اور غیر بھی اس کا اظہار کر رہے ہیں۔

پھر اور بہت سارے ڈاکٹر صاحبان کی ایک ٹیم اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹرز نے اظہار کیا کہ ڈاکٹر صاحب ہمارے بہت قریبی، پیارے اور ہمدرد تھے۔ وہ ایک عظیم انسان تھے۔ یہ قومی نقصان ہے۔ ایسے فرشتہ نما انسان صدیوں میں بھی پیدا نہیں ہوتے۔

پھر بڑے بڑے زمیندار طبقے سے لوگ آئے۔ نام تو اس وقت نہیں لے سکتا۔ ان کا اظہار یہی تھا کہ یہ آپ کی جماعت کا نقصان نہیں بلکہ یہ ہم سب کا نقصان ہے۔

پھر بعض سماجی شخصیات نے اظہار کیا کہ وہ غریبوں کے ہمدرد، بے سہاروں کے سہارا تھے آپ کی مسکراہٹ لوگوں کے دل جیت لیتی تھی۔ آپ کا اخلاق ناقابل بیان ہے۔

پھر اس علاقے کے وکلاء نے بیان دیا کہ میر پور خاص ایک بہترین ڈاکٹر اور محسن سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے۔

نومبائعین نے اظہار کیا کہ غریبوں کے ہمدرد تھے۔ ہم سب کو یتیم کر کے چلے گئے۔ ان کے ہسپتال کے اپنے عملہ کا اظہار یہ ہے کہ غریب پرور تھے۔ غریبوں کے ساتھ بہت ہمدردی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ہمارا بچوں کی طرح خیال رکھتے تھے۔

پھر سرکاری افسران ڈی ایس پی، ڈی پی او، ڈی آئی جی وغیرہ جو آئے ان کا اظہار یہ تھا کہ .... کے ساتھ ہمارا ذاتی تعلق تھا وہ عظیم انسان تھے۔ ایک معروف سیاسی شخصیت نے کہا کہ یہ ڈاکٹر منان صدیقی کا قتل نہیں بلکہ پورے میر پور خاص کا قتل ہے۔

پھر دوسرے ہمارے .... سیٹھ محمد یوسف صاحب ہیں۔ یہ بھی ضلع نواب شاہ کے امیر جماعت تھے۔ گو زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بڑے اخلاص و وفا سے جماعت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ 1956ء میں نواب شاہ میں آ کر آباد ہوئے۔ 1962ء میں نواب شاہ کے صدر جماعت بنے۔ پھر آپ کی صدارت کے دوران وہاں ایک بڑا ہال "محمود ہال" بنایا گیا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس کا نام محمود ہال رکھا تھا۔ دو سال قائد ضلع بھی رہے اور پھر مسلسل 14 سال قائد علاقہ سکھر ڈویژن رہے۔ 1993ء میں آپ ضلع نواب شاہ کے امیر مقرر ہوئے اور وفات تک اسی عہدے پر تھے۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، خدمت خلق کرنے والے، غرباء کا خاص خیال رکھنے والے، اپنے پرائے کا درد رکھنے والے اور وہاں بڑے ہر دلعزیز تھے اور ہمیشہ ہر شخص کو پہلے سلام کرتے اور بڑی عزت و احترام سے پیش آتے۔ کوشش یہ کرتے تھے کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ واقفین زندگی کا خاص احترام کرنا اور ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھنا ان کی خاص بات تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیٹھ صاحب موصی تھے۔ گزشتہ دنوں اپنی امارت میں انہوں نے ایک اور بڑی (۔) اور ہال "ایوان طاہر" کے نام سے نواب شاہ میں تعمیر کرایا۔ دل کے مریض ہونے کے باوجود بڑی محنت کیا کرتے تھے۔ بلکہ کسی نے مجھے لکھا کہ ان کا گھر دوسری منزل پر تھا، نیچے دکانیں وغیرہ تھیں۔ ڈاکٹر نے ان کو منع کر دیا کہ سیڑھیاں چڑھنی اور اترنی نہیں۔ اب یہ گھر تو بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ جماعت کا کام کس طرح کرتے؟ قریب ہی ان کے گھر سے تھوڑے فاصلے پر (بیت الذکر) تھی اور وہاں ہی امیر کا دفتر تھا۔ پاکستان میں لفٹ کا انتظام بھی نہیں ہوتا، نہ یہاں کی طرح معذوروں کے لئے جس طرح کرسی کا انتظام ہو جاتا ہے، آٹو میٹک کرسی یا الیکٹرانک کرسی تھی جو سیڑھیوں کے ساتھ لگ جاتی ہے۔ تو انہوں نے اس کا طریقہ یہ نکالا کہ ایک کرسی نما چھوٹی پیڑھی لے کر اس کے ساتھ رسیاں باندھ دیں اور اپنے گھر والوں، نوکروں کو کہہ کر روزانہ نیچے اتر جاتے تھے اور شام کو اس پر بیٹھتے تھے اور اسی سے اوپر کھینچ لئے جاتے تھے۔ اس طرح سارا دن جماعت کا کام کرتے رہتے تھے۔ بڑے انتھک اور جماعت کی خدمت کرنے والے تھے۔ تو یہ ہیں جماعت کے خدمت کرنے والے کارکنان۔

ہر .... جب جاتا ہے تو یہ پیغام دے کر جاتا ہے کہ مَیں مرا نہیں بلکہ زندہ ہوں۔ اب تم بھی یاد رکھو کہ جماعت اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا یہی تعلق تمہیں بھی زندگی دے گا۔ ان کی اہلیہ کی عمر 60 سال ہے اور سیٹھ صاحب کی عمر تقریباً 70 سال تھی اور ان کے بچے ہیں، ایک ڈاکٹر ہیں، ایک کاروبار کرتے ہیں، ایک وکیل ہیں اور ایک بیٹے کی وفات ہو چکی ہے، ان کی بیٹی راولپنڈی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے، مغفرت کا

سلوک فرمائے۔

اس کے علاوہ ان دو زخمیوں کے لئے بھی دعا کا اعلان کرنا چاہتا ہوں ایک تو شیخ سعید احمد صاحب ہیں جو پہلی رمضان کو یا ایک دن پہلے چاند رات کو کراچی میں ان کو اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا تھا اور دوسرے ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کے ساتھ جو دوسرے احمدی گارڈ عارف صاحب زخمی ہوئے تھے۔ یہ بھی شدید زخمی ہیں اور یہ دونوں مریض کافی کریٹیکل (Critical) حالت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان کو صحت دے۔

رمضان میں ان نام نہاد (۔) کا گروہ ثواب کمانے میں اور زیادہ تیز ہو جاتا ہے اور نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا کیا انجام بتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور قوم کو بھی ان انسانیت دشمن لوگوں سے محفوظ رکھے۔ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

مکرم محمد افضل متین صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں

موت کی حقیقت

سب سے بڑا واعظ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''مولوی عبدالکریم صاحب کی موت کو دیکھو اور اس پر غور کرو کہ بڑی عبرت کی جگہ ہے کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہئے کہ یہ دن کسی وقت آنے والا ہے۔ سب کو اس کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے تو ایک طول امل پیدا ہوتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے اور کہتا ہے یہ کروں گا وہ کروں گا اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہئے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے اور صبح اٹھے تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کرتا ہے تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے پاکیزگی حاصل نہیں ہوسکتی۔ اول بات یہ ہے کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں یہی بڑا واعظ ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 516)

سب سے بڑا ناصح

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان کو جو چیز مضر ہوتی ہے ایک دو بار کے تجربہ اور مشاہدہ کے بعد اس کو چھوڑ دیتا ہے لیکن ہر روز موت کی وارداتیں ہوتی ہیں جنازے نکلتے ہیں مگر ان موتوں سے یہ عبرت حاصل نہیں کرتا حالانکہ اس سے بڑھ کر اور کون ناصح ہوسکتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 437)

سب سے بڑھ کر بیدار کرنے والی چیز

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم ص 183)

پھر فرمایا:

موت کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور کوئی شخص اپنی نسبت یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ میری زندگی کس قدر ہے اور کتنے دن باقی ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 498)

انبیاء کی حالت

''انسان کی سخت دلی اصل میں امیدوں پر ہوتی ہے۔ لیکن انبیاء کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب کی یہ حالت رہی ہے کہ اگر شام ہوئی ہے تو صبح کو ان کو امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے اور اگر صبح ہوئی ہے تو شام کی امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے۔ جب تک انسان کا یہ خیال نہ ہو کہ میں ایک مرنے والا ہوں تب تک وہ غیر اللہ سے دل لگانا چھوڑ نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 437)

ایک احمدی دوست کو نصیحت

ابو سعید صاحب احمدی نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میں دو تین یوم کے بعد واپس رنگون جانے والا ہوں حضور سے درخواست ہے کہ میرے حق میں دعا کریں۔ جس پر آپ نے فرمایا

''انشاء اللہ تعالیٰ دعا کروں گا۔ دنیا ایسے ہی تفرقہ کی جگہ ہے۔ ہمیشہ موت کو یاد رکھو چند روز زندگی ہے اس پر ناز اس نہ ہونا چاہئے جو راستی پر ہو اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا ہو تو خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم ص 435)

مومن کا فرض

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آجاوے مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 438)

پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ

پس بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔

(ملفوظات جلد اول ص 485)

دانشمند انسان کا فرض

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے، ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 68)

ہر لحظہ غنیمت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے کہ شاید ابھی موت آجاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 394)

حساب کے لائق شے

حضور فرماتے ہیں:

موت کیا دور ہے؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پالے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہوگا۔ موت یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں۔ مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے۔ بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے اس ضمن میں آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ نہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 427)

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ 5/اکتوبر 1990ء سے ایک اقتباس پیش ہے۔

حضور فرماتے ہیں۔ ''ہمیں ان بنیادی حقیقتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ خواہ کوئی کتنی تلقین کرے سچائی کی، عبادتوں کی، نیکی اختیار کرنے کی، بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی، کیسی کیسی اچھی نصیحتیں کیوں نہ کرے، جب تک سننے والے کو یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایک خدا ہے اور مرنے کے بعد میں نے اس کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس وقت تک یہ نصیحتیں اثر نہیں دکھا سکتیں۔ یا دکھاتی ہیں تو ایک عارضی سا اثر دکھاتی ہیں۔

☆☆☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 87920 میں

Alhaj Jibrael Ibrahim

ولد Ibrahim Adofo قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-5-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/50000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600000 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhaj Jibrael Ibrahim گواہ شد نمبر 1 Suleman Badu گواہ شد نمبر 2 Osofo Ibrahim Acquah

مسل نمبر 87921 میں

Ahmed Ibrahim Mensah

ولد Shauib Mensah قوم ...... پیشہ نرس عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-8-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800000 غانین کرنسی ماہوار بصورت نرس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmed Ibrahim Mensah گواہ شد نمبر 1 Suleman Appenteng گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Acquah

مسل نمبر 87922 میں

Ahmad Aboagye

ولد Kwadwo Aboagye قوم ...... پیشہ حکمت عمر 44 سال بیعت 1984ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) کار مالیتی -/70000 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/7000000 غانین کرنسی ماہوار بصورت حکمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmad Aboagye گواہ شد نمبر 1 Khadija Ahmad گواہ شد نمبر 2 Yusuf Appiah

مسل نمبر 87923 میں

Alhaji Osman Sekyere

ولد Abubakar Osman Afforo قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4400 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhaji Osman Sekyere گواہ شد نمبر 1 Mohammad Arther گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87924 میں

Mohammad Arthur

ولد Issah Arthur قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/640000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad Arthur گواہ شد نمبر 1 Alhaj Usman گواہ شد نمبر 2 Amnullah

مسل نمبر 87925 میں Haleem Afful

ولد Abubakar Osman Afful قوم ...... پیشہ الیکٹریشن عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 غانین کرنسی ماہوار بصورت الیکٹریشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Haleem Afful گواہ شد نمبر 1 Mohammad Arthur گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87926 میں Halima Adam

زوجہ Adam Abdullah قوم ...... پیشہ فارم عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 1/4 ایکڑ فارم مالیتی -/20000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/240000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Halima Adam گواہ شد نمبر 1 Alhassan Ankamah گواہ شد نمبر 2 Adam Abdullah

مسل نمبر 87927 میں Abubakar Sakyi

ولد Abubakar.S قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) Cocoa Form مالیتی -/10000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/240000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abubakar Sakyi گواہ شد نمبر 1 Amanullah گواہ شد نمبر 2 Adam Abdullah

مسل نمبر 87928 میں

Hawa Muhammad

زوجہ Muhammad Sani قوم ...... پیشہ ٹریڈ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/200000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawa Muhammad گواہ شد نمبر 1 Zakaria Abubakar گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 87929 میں

Rahmat Wireko Mensah

زوجہ Ahmad.W.Mensah قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 63 سال بیعت 1984ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-9-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/350000 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rahmat Wireko Mensah گواہ شد نمبر 1 Suleman.A.Salam گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 87930 میں Suleman Adam

ولد Dawood Ahmad قوم ...... پیشہ فارم عمر 57 سال بیعت 1989ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/320000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Suleman Adam گواہ شد نمبر 1 Adam گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87931 میں

Alhassan Ahmed

ولد Ahmed Toure قوم ...... پیشہ ٹریڈ عمر 28 سال بیعت 1996ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhassan Ahmad گواہ شد نمبر 1 Amanullah گواہ شد نمبر 2 Haroon Ahmed

مسل نمبر 87932 میں Hawa Hakeem

زوجہ Hakeem Kojo قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawa Hakeem گواہ شد نمبر 1 Hakeem Kojo گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87933 میں Osman Ankamah

ولد Alhaji Abdullah Ankamah قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-8-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) زرعی اراضی 14 ایکڑ مالیتی -/20000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/885000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Osman Ankamah گواہ شد نمبر 1 Adam گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87934 میں Aisha Adam

زوجہ Adam Abdullah قوم ...... پیشہ فارمر عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی فارم 5 ایکڑ مالیتی -/55000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/480000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aisha Adam۔ گواہ شد نمبر 1 Nusrat Adam۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Abdullah

مسل نمبر 87935 میں

Ibrahim Abdullah

ولد Alhaj Abdullah Ankamah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین مالیتی -/10000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/320000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Abdullah۔ گواہ شد نمبر 1 Bahsir Osman۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87936 میں

Hakeem Kojo Omar

ولد Omar Kwame Adjoi قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین مالیتی -/10000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hakeem Kojo Omar۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Abdullah۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87937 میں

Habiba Suleman

بنت Suleman Donkor قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-9-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) زرعی اراضی مالیتی -/20000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Habiba Suleman۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Abdullah۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87938 میں Omar Adjio

ولد Omar Hakeem قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/320000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Omar Adjio۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Abdullah۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87939 میں

Mariama Ibrahim

زوجہ Abubakar قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-8-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) Cocoa Form مالیتی -/500000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/192000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mariama Ibrahim۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Ankanah۔ گواہ شد نمبر 2 Osofo Amanullah

مسل نمبر 87940 میں Adam Ahmed

ولد Saeed Yusuf قوم ...... پیشہ مکینک عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) متفرق جائیداد مالیتی -/18250000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/560000 غانین کرنسی ماہوار بصورت مکینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Adam Ahmed۔ گواہ شد نمبر 1 Suleman۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87941 میں Ali Salia

ولد Burma Salia قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-7-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) زرعی فارم برقبہ 2 ہیکٹر (2) موٹر سائیکل اس وقت مجھے مبلغ -/131000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2100000 غانین کرنسی سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ali Salia گواہ شد نمبر 1 Adam۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87942 میں

Alhassan Kwame

ولد Owusu Haroon قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) بائیسکل مالیتی -/400000 غانین کرنسی (2) مکان مالیتی -/150000000 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/1650000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhassan Kwame۔ گواہ شد نمبر 1 Amanullah۔ گواہ شد نمبر 2 Ali

مسل نمبر 87943 میں

Abubakar Boadi

ولد Mustapha Ockra قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 63 سال بیعت 1970ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین مالیتی -/10000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abubakar Boadi۔ گواہ شد نمبر 1 Omer۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87944 میں

Abdul Moomen Ibrahim

ولد Ibrahim Adam قوم ...... پیشہ فارمر عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) پلاٹ مالیتی -/500000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Moomen Ibrahim۔ گواہ شد نمبر 1 Abul Rasheed۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

مسل نمبر 87945 میں Nuhu Karim

ولد Abdul Karim Yaboah قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9600 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nuhu Karim۔ گواہ شد نمبر 1 Abubakari Ishaque۔ گواہ شد نمبر 2 Zakariya Abdullah

مسل نمبر 87946 میں

Ahmed Wereko Mensah

ولد Yaw Mensah قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 44 سال بیعت 1972ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/480000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmed Wereko Mensah۔ گواہ شد نمبر 1 Abubakari Ishaque۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Kosah

مسل نمبر 87947 میں

Twumasi Muhammad

ولد Saeed Sabbi قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Twumasi Muhammad۔ گواہ شد نمبر 1 Abubakari Ishaque۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha.M

مسل نمبر 87948 میں Salamat Yusuf

زوجہ Yusif Ameyaw قوم ...... پیشہ فارمر عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-9-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی

مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر-/2000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 غانین کرنسیماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Salamat Yusuf۔گواہ شدنمبر1 Muhammad Ameyaw۔گواہ شدنمبر2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 87949 میں Yusif Ameyaw

زوجہ Alhaj Ibrahim Nyame قوم...... پیشہ فارمر عمر 77 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16-9-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/240000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامتہ۔Yusif Ameyaw۔گواہ شد نمبر1 Muhammad Amayaw۔گواہ شدنمبر2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 87950 میں

Majeed Abubakari

ولد Abubakari.A.Mumuni قوم...... پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Majeed Abubakar۔گواہ شد نمبر1 Amonteng Sadique۔گواہ شدنمبر2 Abubakar Ishaque

مسل نمبر 87951 میں نادیہ احمد

بنت خواجہ بشیر احمد قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-01-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نادیہ احمد۔گواہ شد نمبر1 خواجہ بشیر احمد والد موصیہ۔گواہ شدنمبر2 طارق محمود

مسل نمبر 87952 میں تنزیلہ خان

بنت نصراللہ خان قوم...... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8-12-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔ الامتہ۔تنزیلہ خان۔گواہ شدنمبر1 خواجہ بشیر احمد ولد خواجہ نصیر احمد گواہ شدنمبر2 نصراللہ خان

مسل نمبر 87953 میں ملک ولید احمد

ولد ملک عنصر احمد قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5-8-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔ ملک ولید احمد۔گواہ شد نمبر1 ملک عنصر احمد والد موصی۔گواہ شد نمبر2 راناوسیم احمد ولد راناسلیم احمد

مسل نمبر 87954 میں نورین زاہد

زوجہ محمد یحیٰی زاہد قوم گِل پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 775 گرام (2) حق مہر بذمہ خاوند -/7500 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظورفرمائی جاوے۔الامتہ۔نورین زاہدگواہ شدنمبر1 محمد یحیٰی زاہد۔گواہ شدنمبر2 محمود احمد اختر

مسل نمبر 87955 میں عفیفہ محمود

زوجہ محمود احمد اختر قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہراداشدہ -/10000 روپے(2) طلائی زیور 480 گرام مالیتی اندازاً -/6300 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اور اس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عفیفہ محمود۔گواہ شد نمبر1 محمود احمد اختر خاوند موصیہ۔گواہ شدنمبر2 محمد الیاس ولد محمد یوسف مجوکہ

مسل نمبر 87956 میں مبشرہ الیاس

زوجہ محمد الیاس قوم گِل پیشہ......عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 11-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 775 گرام مالیتی -/10000 یورو(2) حق مہر بذمہ خاوند -/7500 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔ الامتہ۔مبشرہ الیاس۔گواہ شد نمبر1 محمد الیاس خاوند موصیہ۔ گواہ شدنمبر2 محمود احمد اختر ولد بشارت احمد

مسل نمبر 87957 میں نفیس احمد بٹ

ولد محمد یوسف بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-8-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1140 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔ العبد۔نفیس احمد بٹ۔گواہ شدنمبر1 ثاقب مسعود ولد عبدالوہاب۔ گواہ شدنمبر2 طاہر احمد ولد محمد یعقوب

مسل نمبر 87958 میں مبارکہ نفیس

زوجہ نفیس احمد بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-8-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور 300 گرام اندازاً مالیتی -/4300 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اور اس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامتہ۔مبارکہ نفیس۔گواہ شدنمبر1 ثاقب مسعود۔گواہ شدنمبر2 نفیس احمد بٹ خاوند موصیہ

مسل نمبر 87959 میں مولود احمد ضیاء

ولد شبیر احمد ضیاء قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-7-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مولود احمد ضیاء۔گواہ شدنمبر1 نسیم شاہد بھٹی گواہ شدنمبر2 منظور احمد طاہر

مسل نمبر 87960 میں طاہرہ حفیظ

بنت محمد حفیظ قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-8-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 11 تولے اندازاً مالیتی -/1500 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامتہ۔طاہرہ حفیظ۔ گواہ شدنمبر1 محمد حفیظ والد موصیہ۔گواہ شدنمبر2 شاہدہ طور حفیظ

مسل نمبر 87961 میں تسنیم کوثر ڈار

بیوہ بشارت احمد (مرحوم) قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 22 تولے مالیتی اندازاً -/220000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 یورو ماہوار بصورت سوشل ہیلپ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ تسنیم کوثر ڈار۔گواہ شدنمبر1 عمران احمد باجوہ ولد اعجاز احمد باجوہ۔ گواہ شدنمبر2 محمد عالم سوہل ولد محمد علی سوہل (مرحوم)

مسل نمبر 87962 میں ملک داؤد احمد

ولد ملک سلطان احمد (مرحوم) قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 کرونر ماہوار بصورت سوشل مدد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ملک داؤد احمد۔گواہ شد نمبر1 حامد حیات قیصرانی ولد محمد حیات قیصرانی۔گواہ شدنمبر2 کفایت اللہ بشارت ولد عنایت اللہ

مسل نمبر 87963 میں کاشف محمود

ولد مظفر احمد خلیل قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 کرونر ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔کاشف محمود۔ گواہ شدنمبر1 مظفر احمد خلیل۔گواہ شدنمبر2 کفایت اللہ بشارت

مسل نمبر 87964 میں امتہ القدیر احمد

زوجہ مرزا بشارت احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت

پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-10-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/50000 کرونز (2) طلائی زیور 350 گرام اندازاً مالیتی -/784000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 کرونز ماہوار بصورت سوشل مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ القدیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد شمس وصیت نمبر 19297۔ گواہ شد نمبر 2 آغا یحییٰ خان وصیت نمبر 26600

مسل نمبر 87965 میں عاطف محمود

ولد شکور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-9-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3125 کرونز ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عاطف محمود۔ گواہ شد نمبر 1 شکور احمد والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ولد غلام محمد

مسل نمبر 87966 میں Hawa Fosuaa

بنت Alahj Ibrahim Nyame قوم ...... پیشہ فارمر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) دو ایکڑ اراضی مالیتی -/8000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/240000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawa Fosuaa۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Salam۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakar Ishaque

مسل نمبر 87967 میں Habiba Kruwah

بنت Piter Donkor قوم ...... پیشہ فارمر عمر 70 سال بیعت 1967ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/20000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Habiba Kruwah۔ گواہ شد نمبر 1 Zakaria Abubakar۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakar Ishaque

مسل نمبر 87968 میں Serah Jibraeel

بنت Ibrahim Tufuo قوم ...... پیشہ ...... عمر 90 سال بیعت 1917ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/12000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Serah Jibraeel۔ گواہ شد نمبر 1 Sadique Amoateng۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakar Ishaque

مسل نمبر 87969 میں Jameela Unas

زوجہ Unas Owusu قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 40 سال بیعت 1987ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-9-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/45000000 غانین کرنسی (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Jameela Unas۔ گواہ شد نمبر 1 Suleman Abdus Salam۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakar Ishaque

مسل نمبر 87970 میں Latif Kweku

ولد Usman Yaboah قوم ...... پیشہ فارمر عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-9-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/240000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Latif Kweku۔ گواہ شد نمبر 1 Suleman.A.Salam۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakar Ishaque

مسل نمبر 87971 میں Abubakar Y.Goah

ولد Yakubu Goah قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 65 سال بیعت 1957ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/2000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abubakari Y.Goah۔ گواہ شد نمبر 1 Suleman.A.Salam۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakar Ishaque

مسل نمبر 87972 میں Rashida Omar Faruk

زوجہ Omar Faruk قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 34 سال بیعت 1993ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/150000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rashida Omar Faruk۔ گواہ شد نمبر 1 Suleman.A.Salam۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 87973 میں Jameela Nana Muhammad

زوجہ Nana I.B.Muhammad قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 47 سال بیعت 1984ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Jameela Nana Muhammad۔ گواہ شد نمبر 1 Amoanteng۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 87974 میں Hanah Donkor

زوجہ Ghulam Donkor قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400000 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hanah Donkor۔ گواہ شد نمبر 1 Ghulam Donkor۔ گواہ شد نمبر 2 Ahmed Boateng

مسل نمبر 87975 میں Ayesha Aku Sentor

زوجہ Musah Sentor قوم ...... پیشہ فارمر عمر 45 سال بیعت 1983ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ayesha Aku Sentor۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad Sentor۔ گواہ شد نمبر 2 Ismail Kofi.Y

مسل نمبر 87976 میں Sakeena Mohammad

زوجہ Mohammad Entsie قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 48 سال بیعت 1986ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3200 غانین کرنسی ماہوار بصورت ریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sakeena Mohammad۔ گواہ شد نمبر 1 Usman Okwan۔ گواہ شد نمبر 2 Ahmad Boateng

مسل نمبر 87977 میں Hakeema Achona

زوجہ Ahmed Achona قوم ...... پیشہ ...... عمر 32 سال بیعت 2005ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-1-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hakeema Achona۔ گواہ شد نمبر 1 Ahmed Achona۔ گواہ شد نمبر 2 Ahmad Boateng

مسل نمبر 87978 میں Abdur Rahman Wahab

ولد Osman Gyabaah قوم ...... پیشہ ہومیو پیتھ عمر 49 سال بیعت 1982ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/320000 غانین کرنسی ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdur Rahman Wahab۔ گواہ شد نمبر 1 Moomen۔ گواہ شد نمبر 2 Amanullah

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

عزیزہ عائشہ عمر واقفہ نو بنت مکرم عمر فاروق صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ جنوبی چھاؤنی لاہور کینٹ کی تقریب آمین مورخہ 22 جولائی 2008ء کو منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے دوران ازراہ شفقت بچی سے اپنے دفتر میں قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ عزیزہ مکرم فاروق احمد صاحب لاہور کینٹ کی پوتی اور مکرم مرزا منور بیگ صاحب کوئٹہ کی نواسی ہے۔ اسی طرح دوسری بچی عزیزہ نبیہہ عمر کی تقریب آمین بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں 2005ء میں بیت الفضل لندن میں منعقد ہوئی تھی اور حضور انور نے دعا کرائی تھی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی تکمیل کی برکت سے بچی کو دین و دنیا کی سب حسنات عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 26 جولائی 2008ء کو مکرمہ شگفتہ راحت صاحبہ اہلیہ مکرم عمران ملک صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم ملک بشیر احمد صاحب کا پوتا اور مکرم سید محمد الیاس شاہ صاحب مرحوم کراچی کا نواسہ ہے بچے کا نام اذھان رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی درازیٔ عمر عطا کرے، دین کا خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال مقیم ٹورانٹو کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 19 جولائی 2008ء کو بمقام راولپنڈی میری نواسی مکرمہ ڈاکٹر آمنہ محمود ملک صاحبہ کی شادی مکرم حسیب داؤد صاحب ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس لندن کے ہمراہ بخیر وخوبی عمل میں آئی۔ اس تقریب کے موقعہ پر خاکسار نے دعا کروائی۔ دلہن مکرمہ کرنل ڈاکٹر (ر) نصرت ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم میجر (ر) ظفر محمود ملک صاحب کی بیٹی، مکرم کرنل (ر) ستار بخش صاحب آف اسلام آباد کی پوتی اور مکرم عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کی نسل سے ہے۔ دلہا مکرمہ میجر ڈاکٹر (ر) ناصرہ صبیحہ صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل ڈاکٹر (ر) مرزا محمد داؤد صاحب کا بیٹا مکرم مرزا محمد عثمان صاحب کے پوتے اور حضرت میاں محمد دین صاحب آف تہال درویش قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے کامیاب اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ تحصیل کلر کہار ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی عزیزہ عائشہ ثمین قدسیہ بنت مکرم عارف احمد صاحب آف سعد اللہ پور کو گھر میں ہی گرنے سے زبان پر کافی تکلیف دہ زخم آیا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد معجزانہ طور پر کامل شفایابی عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نیز خاکسار خود کچھ عرصہ سے دل کی تکلیف کے علاوہ مختلف عوارض میں مبتلا ہے اسی طرح میری اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بھی چند ماہ سے بعارضہ معدہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم عبدالکریم صاحب دارالیمن شرقی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی عزیزہ لئیقہ طارق جرمنی کے بائیں بازو کا آپریشن 21 اکتوبر 2008ء کو متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

قرآن پر عمل کرنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 21 اکتوبر 2005ء میں فرمایا:۔

''آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس رمضان میں اس نصیحت سے پُر کلام کو جیسا کہ ہمیں اس کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کریں۔ اس کے ہر حکم پر جس کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں اور جن باتوں کی مناہی کی گئی ہے، جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رکیں، ان سے بچیں اور کبھی بھی ان لوگوں میں سے نہ بنیں جن کے بارے میں خود قرآن کریم میں ذکر ہے۔ فرمایا کہ (-) (الفرقان: 31) اور رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

یہ زمانہ اب وہی ہے جب اور بھی بہت ساری دلچسپیوں کے سامان پیدا ہوگئے ہیں۔ پڑھنے والی کتابیں بھی اور بہت سی آچکی ہیں۔ اور بہت ساری دلچسپیوں کے سامان پیدا ہوگئے ہیں۔ انٹرنیٹ وغیرہ ہیں جن پر ساری ساری رات یا سارا سارا دن بیٹھے رہتے ہیں۔ اس طرح ہے کہ نشے کی حالت ہے اور اس طرح کی اور بھی دلچسپیاں ہیں۔ خیالات اور نظریات اور فلسفے بہت سے پیدا ہو چکے ہیں۔ جو انسان کو مذہب سے دور لے جانے والے ہیں......

......آج ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنی تعلیم پر نہ صرف عمل کرنے والا ہو، اپنے اوپر لاگو کرنے والا ہو بلکہ آگے بھی پھیلائے اور حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھائے اور کبھی بھی یہ آیت جو میں نے اوپر پڑھی ہے کسی احمدی کو اپنی لپیٹ میں نہ لے۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود کا یہ فقرہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہئے کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ ہم ہمیشہ قرآن کے ہر حکم اور ہر لفظ کو عزت دینے والے ہوں اور عزت اس وقت ہوگی جب ہم اس پر عمل کر رہے ہوں گے اور جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو قرآن کریم ہمیں ہر پریشانی سے نجات دلانے والا اور ہمارے لئے رحمت کی چھتری ہوگا۔ جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (بنی اسرائیل: 83) ''اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفا ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا''۔

(الفضل 11 نومبر 2005ء)

چوہوں میں حرام مغز کا مکمل جین چارٹ تیار

طبی ماہرین نے پہلی مرتبہ چوہوں کے دماغی نظام میں شامل ریڑھ کی ہڈی میں واقع حرام مغز کا مکمل جین چارٹ تیار کیا ہے جس میں ڈی این اے اور آر این اے کی ساخت اور ان کے کام کرنے کے مختلف طریقہ کار حیرت انگیز طور پر انسانی حرام مغز سے 90 فیصد مشابہ نظر آئے ہیں۔ طبی ماہرین نے اس انکشاف کو انسانی دماغی امراض کے علاج میں ایک بہت بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ چوہوں پر تجربات سے اب یہ دیکھنا ممکن ہو جائے گا کہ دماغ کے کس حصے میں جین خرابی پیدا کر کے بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ یہ جین چارٹ ایلن انسٹیٹیوٹ آف برین سائنس نے تیار کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس چارٹ کو حتمی شکل آئندہ سال تک دے دی جائے گی۔

(روزنامہ آجکل 22 جولائی 2008ء)

ذیابیطس اور موٹاپا امراض قلب کا باعث

طبی ماہرین نے ذیابیطس کے مرض کے ساتھ ساتھ موٹاپے کا شکار لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ ان دونوں علامات کے ہوتے ہوئے امراض قلب کے خطرات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ امریکہ میں ہونے والی ایک تازہ طبی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ مندرجہ بالا صورتحال میں دل کی بیماری ہونا یقینی ہے اس لئے فوری طور پر موٹاپے اور ذیابیطس پر کنٹرول کرنا چاہئے۔ طبی ماہرین نے کہا ہے کہ اس صورتحال میں چربی والی غذائیں، میٹھا اور سگریٹ زہر قاتل ثابت ہو چکے ہیں اور ان سے مکمل پرہیز کیا جانا چاہئے۔

خوشخبری

ہومیو پیتھک میں دلچسپی رکھنے والوں کیلئے

☆ علاج بالمثل نسخہ جات کے مطابق 120 امراض کے علاج کے لیے 120 زود اثر شفا بخش مجربات پر مشتمل خوبصورت بریف کیس

☆ 60 نسخہ جات اور 60 مفرد ادویات یعنی کل 120 ادویات پر مشتمل بریف کیس اور قیمت نہایت مناسب

☆ دو مختلف مرکبات پر مشتمل جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ ''چھوٹے قد کا علاج'' دو ماہ کا کورس صرف -/150 روپے

☆ علاج بالمثل نسخہ جات کے مطابق ہر مرض کے لیے گولیوں میں تیار نسخہ

پیکنگ	10 گرام	25 گرام
قیمت	20/-	30/-

☆ جرمن سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ

سیل بند پوٹینسی 30، 200، 1000

پیکنگ	10ml	25ml	25 گرام گولیاں
رعایتی قیمت	15/-	25/-	15/-

اس کے علاوہ رعایتی قیمت پر جرمن سیل بند پوٹینسی، مدر ٹنکچرز، مرکبات و ہومیو پیتھک سامان خریدنے نیز بہتر تشخیص اور زود اثر علاج کے لیے تشریف لائیں۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی- ربوہ 35460

فون: 047-6005666, 6212399 6211399, Fax: 047-6212217

موبائل: 0333-9797797 0333-9797798

خبریں

پاکستان میں دہشت گردی کیلئے پیسہ افغانستان سے آرہا ہے

صدر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ پاکستانی قبائلی علاقوں میں موجود عسکریت پسندوں کو افغانستان اور دیگر ممالک سے مدد مل رہی ہے۔ دہشت گردی کیلئے افغانستان سے منشیات کا پیسہ آ رہا ہے۔ امریکہ اور عالمی برادری پاکستانی علاقوں میں افغانستان سے ہونے والی دراندازی کو ختم کروائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان صدر میں امریکی نائب وزیر خارجہ سے ہونے والی ملاقات میں کیا۔

سوات اور باجوڑ میں بمباری، 2 کمانڈروں سمیت 40 جنگجو ہلاک

سوات میں جیٹ طیاروں کی بمباری سے 2 اہم کمانڈروں سمیت 30 اور باجوڑ میں 10 جنگجو ہلاک ہو گئے۔ حکام نے بتایا کہ خفیہ اطلاع ملی تھی کہ علاقے میں جنگجوؤں کا اجلاس ہو رہا ہے جس پر کارروائی کی گئی۔

ڈیرہ بگٹی، رکن اسمبلی کے بیٹے پر بم حملہ 4 راہگیر ہلاک

ڈیرہ بگٹی میں رکن قومی اسمبلی کے بیٹے پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں 4 راہگیر ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ دھماکہ بگٹی بازار میں پاکستان چوک کے قریب ہوا، پولیس کے مطابق نامعلوم شرپسندوں نے رکن قومی اسمبلی ہمدان بگٹی کے بیٹے یوسف بگٹی کو نشانہ بنانے کیلئے ریموٹ کنٹرول بم نصب کر رکھا تھا تاہم وہ محفوظ رہے۔ زخمیوں میں سے دو کی حالت نازک ہے۔

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ملک ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

مکان برائے فروخت
باموقعہ مکان برقبہ دس مرلہ، واقع مکان نمبر 23/54 دارالعلوم شرقی نزد کوٹھی ڈاکٹر لطیف احمد قریشی تین عدد بیڈروم، کچن ٹی وی لاؤنج، ڈرائنگ روم تمام سہولیات کے ساتھ
پراپرٹی ڈیلروں سے معذرت فون: 047-6213265

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا، اصفہان، تبریز، کار، وجی، ٹیبل ڈائز، کوکیشن، افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

لاہور ریٹ پر ہر قسم کے کمپیوٹر حاصل کریں
COMPUTER WORLD
College Road Rabwah
Ph. Shop:0476215111

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

PREMIER EXCHANGE
Formaly Jakarta Currency
Exchange co.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690
Fax: 042-7568060, Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

ربوہ میں طلوع و غروب 21۔ اکتوبر
طلوع فجر 5:54
طلوع آفتاب 7:14
زوال آفتاب 12:53
غروب آفتاب 6:32

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 60 روپے
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

لاثانی کیٹرنگ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
PH:051-2110399
0321-5159951,0345-5310635
F10/2 اسلام آباد

کامیاب علاج کیلئے تشریف لائیں
1 بچے کان جو ہر علاج، آپریشن کے بعد بھی بہتے ہوں، بہرہ پن
2 کیرا جلد بوڑھا کرنے والی تمام بیماریاں پیدا کر کے نوجوانوں کو عینک لگوانا بچے بچیوں کا مردہ جیسا کمزور جسم چہرہ میلا پیلا پچکا کھرچا ہوا دانوں کیلوں چھائیں بھرا بدصورت چہرہ بناتا ہے علاج سے معدہ تندرست کیرا ختم بال جھڑنا بند چہرہ چمکدار صاف شفاف قدرتی سرخی مائل خوبصورت چہرہ نہ بنے تو قیمت واپس
03316647001: ہومیو ڈاکٹر عبدالغنی سندھو
ہومیو ڈاکٹر بدیع الزمان ڈسکہ

بجلی کی بندش کا ایک ہی حل with All Mobiles Solutions
امپورٹڈ UPS ایک سال کی گارنٹی کے ساتھ نیز بیٹریاں بھی دستیاب ہیں
اے اے ٹریڈرز
دکان 27 گراؤنڈ فلور فرسٹ فلور، رحمہ کمرشل سنٹر پاسپورٹ آفس کچہری روڈ۔ ملتان
طالب دعا: نوید شہزاد 061-8131313,0345-7341234

NOVEL INTERNATIONAL
P-15,Rail Bazar Faisalabad-38000-Pakistan
Tele No:+92(41)2614360-2632483 Fax No:+92(41)2618483
Importers, Exporters & Representatives
Serving the Textiles, Cosmetics, Pharmaceuticals & Oil drilling industry in Pakistan
Representing world well know suppliers from U.S.A, U.K. Italy, Korea and China

MBBS & Engineering in China
"Southeast University"
One of the Top 30 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
Eligibilities: F.Sc. Or A-Level.
Features:
- English medium of instruction.
- No TOEFL & No ILETS.
- No visa fee & Showing of Bank statement for China.
- Very appropriate annual tuition fee with installments in 2nd year.
- Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
MR. Farrukh Luqman; Cell: 0302-8411770
67-C, Faisal Town, Lahore.
Tel:- 042-5177124 / 5162310
Email:farrukh@educationconcern.com

+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
منفرد پیشکش
طالب دعا: منور احمد جاوید
فائر پلیس
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر دس سالہ گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر جنرل اور ینٹ منوشی، سپر ایشیاء
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس
بجلی کا توڑ
جنریٹر ہی جنریٹر
پٹرول اور ڈیزل جنریٹر 1KVA تا 200KVA تک حاضر سٹاک میں موجود ہیں
ایک سال کی مکمل وارنٹی کے ساتھ
مکمل ڈش معہ کوریا ریسیور دستیاب ہے
پاکستان میں ہر جگہ بھجوانے کا مناسب انتظام ہے UPS کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے
سپلٹ: اے سی کی مکمل وارنٹی مناسب ریٹ پر دستیاب ہے
اس کے علاوہ گیس اور الیکٹرونکس اپلائنسز کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل منیجر PEL)
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
برانچ نزد اکبر چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 042-5121835